تحقیق و تنقید

جناب غازی عزیر

قسط ۳ (آخری)

شادی بیاہ کی تقریبات کے ضمن میں

ایک اصلاحی تحریک کا جائزہ

۹۔ آخری علت یہ ہے کہ سرور و خوشی اور فرحت و تزویج کے مواقع پر دعوتِ طعام کرنا انبیاء علیہم السلام کا شیوہ اور ان کی سنّت رہی ہے۔ چنانچہ بادشاہِ حبشہ نجاشی رض کے کلام سے مستفاد ہوتا ہے، جسے طبری نے سیر میں اس طرح نقل کیا ہے:

"فَرُوِيَ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيَّ إِلَى النَّجَاشِيِّ لِيَخْطُبَهَا عَلَيْهِ فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ وَأَصْدَقَهَا عَنْهُ أَرْبَعَمِائَةِ دِينَارٍ وَبَعَثَ بِهَا إِلَيْهِ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَرُوِيَ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَرْسَلَ إِلَيْهَا جَارِيَتَهُ أَبْرَهَةَ فَقَالَتْ إِنَّ الْمَلِكَ يَقُولُ لَكِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيَّ أَنْ أُزَوِّجَكِ وَأَنَّهَا أَرْسَلَتْ إِلَى خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فَوَكَّلَتْهُ وَأَعْطَتْ أَبْرَهَةَ سِوَارَيْنِ وَخَاتَمَ فِضَّةٍ سُرُورًا بِمَا بَشَّرَتْهَا بِهِ، فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ أَمَرَ النَّجَاشِيُّ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَمَنْ هُنَاكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَحَضَرُوا فَخَطَبَ النَّجَاشِيُّ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ السَّلَامِ الْمُؤْمِنِ

الْمُهَيْمِنِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ اَجَبْتُ اِلٰى مَا دَعَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَصْدَقْتُهَا اَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ ذَهَبًا ثُمَّ صَبَّ الدَّنَانِيْرَ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ فَتَكَلَّمَ خَالِدُ ابْنُ سَعِيْدٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اَحْمَدُهٗ وَ اَسْتَعِيْنُهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ اَجَبْتُ اِلٰى مَا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ زَوَّجْتُهٗ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَبَارَكَ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَفَعَ الدَّنَانِيْرَ اِلٰى خَالِدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ فَقَبَضَهَا ثُمَّ اَرَادُوْا اَنْ يَّقُوْمُوْا فَقَالَ اجْلِسُوْا فَاِنَّ سُنَّةَ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اِذَا تَزَوَّجُوْا اَنْ يُّؤْكَلَ طَعَامٌ عَلَى التَّزْوِيْجِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَاَكَلُوْا ثُمَّ تَفَرَّقُوْا"[۵۲]

"مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو نجاشی رضی اللہ عنہ کے ہاں بھیجا تاکہ وہ آپؐ سے ام حبیبہؓ کا خطبۂ نکاح پڑھیں۔ لہٰذا انہوں نے آپؐ سے ام حبیبہ بنت ابی سفیانؓ کی شادی کر دی۔ اور آپؐ کی طرف سے انہیں چار سو دینار مہر ادا کر دیا۔ پھر انہیں آپؐ کے ہاں شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ روانہ کر دیا۔ یہ بھی مروی ہے کہ نجاشیؓ نے ام حبیبہؓ کے پاس اپنی لونڈی "ابرہ" کو بھیجا، اس نے آن کر کہا کہ نجاشی بادشاہ کا فرمان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھا ہے کہ میں آپ کی ان سے شادی کر دوں۔ لہٰذا انہوں (حضرت ام حبیبہؓ) نے خالد بن سعید بن عاصؓ کی طرف پیغام بھیج کر

---

۵۲ طبریؒ واخرجہ صاحب الصفوۃ وکذا فی المرقاۃ نقلاً عن المواہب۔

انہیں اپنا وکیل مقرر کر لیا، اور نبی کریم علیہ السلام کے ساتھ اپنے نکاح کی خوشخبری سن کر خوشی میں "ابرہ" کو دو کنگن اور ایک چاندی کی انگوٹھی بھی ہبہ کر دی۔ جب شام ہوئی تو نجاشیؓ نے جعفرؓ بن ابی طالب اور وہاں کے سب مسلمانوں کو اکٹھا ہونے کا حکم دیا۔ جب وہ سب حاضر ہو گئے تو نجاشیؓ نے خطبہ پڑھتے ہوئے کہا: "تمام حمد و ستائش اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو مقدس شہنشاہ ہے، امن و سلامتی دینے والا، اور غالب نگہبان وہی ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی بھی کسی قسم کی عبادت کا حقدار نہیں، اور یقیناً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور دینِ حق دے کر مبعوث فرمایا ہے "تاکہ وہ اسے باقی تمام ادیان پر مشرکین کی کراہت کے باوجود، غالب و فائق بنا دے"۔

اس حمد و صلوٰۃ کے بعد کہا "میں نے یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو قبول کرتے ہوئے کیا ہے۔ اور انہیں (ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ کو) چار سو سنہری دینار بطورِ مہر بھی دیتا ہوں"۔ اس کے بعد لوگوں کے سامنے وہ دینار نکال کر رکھ دیئے۔ پھر خالد بن سعیدؓ نے بھی وہی خطبہ مسنونہ پڑھا، اور کہا کہ "میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو قبول کرتے ہوئے آپؐ سے ام حبیبہ بنت ابی سفیانؓ کا نکاح کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کی اس شادی کو مبارک بنائے"۔ اور خالد بن سعیدؓ نے وہ چار سو دینار بھی وصول کر لئے۔ اس کے بعد لوگوں نے واپس جانا چاہا، تو انہیں بیٹھے رہنے کا حکم دیا گیا اور کہا گیا کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی یہ سنت ہے کہ شادی پر کھانا کھلایا جائے، لہٰذا کھانا منگوایا گیا اور سب لوگ کھانا کھا کر منتشر ہو گئے۔"

اب ذیل میں سنتِ نبویؐ اور خیر القرون میں اس دعوت کے موجود ہونے کا ثبوت مختصراً پیش کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ماثور و منقول ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ چار یا پانچ مُد غذا اور اونٹ کا ذبیحہ کر کے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ولیمہ کا اہتمام کریں۔ چنانچہ حضرت بلالؓ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے ارشاد کی تعمیل میں اس دعوت کا انتظام کیا۔ پھر صحابہؓ تھوڑی تھوڑی تعداد میں جمع ہو کر آتے اور اس میں سے کھانا کھاتے تھے۔ جب تمام صحابہؓ دعوت سے فارغ ہو چکے اور کھانا بچ رہا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو اسے اٹھا کر ازواجِ مطہراتؓ کے لیے لے جانے کا حکم دیا..... الخ

مندرجہ بالا واقعہ کو مولانا کرامت علی دہلویؒ نے (جو مولانا عبدالحیٔ لکھنویؒ اور مولانا محمد اسحٰق دہلویؒ کے تلامذہ میں سے گزرے ہیں) اپنی مشہور تصنیف "السیرۃ الاحمدیہ" میں اس طرح بیان کیا ہے:

"قاضی عیاضؒ بطریق حافظ الآجریؒ عن محمد بن الحسین روایت کرتے ہیں:

"اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا بِقَصْعَۃٍ مِنْ اَرْبَعَۃِ اَمْدَادٍ اَوْ خَمْسَۃٍ وَبِذَبْحِ جَزُوْرٍ لِوَلِیْمَتِہَا قَالَ وَاَتَیْتُہٗ بِذٰلِکَ فَطَعَنَ فِیْ رَاْسِہَا ثُمَّ اَدْخَلَ النَّاسَ رُفْقَۃً رُفْقَۃً یَاْکُلُوْنَ مِنْہَا حَتّٰی فَرَغُوْا وَبَقِیَ مِنْہَا فَضْلَۃٌ فَبَرَکَ فِیْہَا وَاَمَرَ بِحَمْلِہَا اِلٰی اَزْوَاجِہٖ وَقَالَ کُلْنَ وَاَطْعِمْنَ مَنْ شِئْتُنَّ الخ" [۵۴۲]

"نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو برتن میں چار یا پانچ مُد لانے کو فرمایا اور ولیمہ کے لیے اونٹ ذبح کرنے کا حکم دیا۔ جب حضرت بلالؓ وہ برتن لے کر حاضر ہوئے تو آپؐ نے اس کے درمیان میں سے اسے ہلایا، اور لوگوں کو جماعتوں کی صورت میں داخل ہونے کی دعوت دی۔ وہ آتے گئے اور کھا کر فارغ ہو گئے تو بچے ہوئے کھانے میں آپؐ نے برکت کی دعا کی، اور اسے اپنی ازواج مطہراتؓ کی طرف لے جانے کا حکم دیا۔ نیز فرمایا کہ وہ خود بھی اس سے کھائیں، اور جسے چاہیں کھلا بھی سکتی ہیں۔"

اس واقعہ سے متعلق ایک روایت طبرانی میں بھی موجود ہے، جو اس طرح ہے:

"ثُمَّ دَعَا بِلَالًا فَقَالَ یَا بِلَالُ اِنِّیْ قَدْ زَوَّجْتُ ابْنَتِیْ ابْنَ عَمِّیْ

---

۵۴۲ السیرۃ الاحمدیہ للشیخ کرامت علی الدہلویؒ وذکرہ الخفاجی فی شرحہ علیٰ شفاء القاضی عیاضؒ۔

وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ یَکُوْنَ مِنْ سُنَّۃِ اُمَّتِی الطَّعَامُ عِنْدَ النِّکَاحِ فَاْتِ الْغَنَمَ فَخُذْ شَاۃً وَاَرْبَعَۃَ اَمْدَادٍ وَاجْعَلْ لِیْ قَصْعَۃً اَجْمَعُ عَلَیْہَا الْمُہَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارَ فَاِذَا فَرَغْتَ فَاٰذِنِّیْ فَانْطَلَقَ فَفَعَلَ مَا اَمَرَہٗ بِہٖ ثُمَّ اَتَاہُ بِقَصْعَۃٍ فَوَضَعَہَا بَیْنَ یَدَیْہِ فَطَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَاْسِہَا وَقَالَ اَدْخِلِ النَّاسَ زَفَّۃً زَفَّۃً وَّلَا تُغَادِرَنَّ زَفَّۃً اِلٰی غَیْرِہَا یَعْنِیْ اِذَا فَرَغَتْ زَفَّۃٌ فَلَا یَعُوْدُوْنَ ثَانِیَۃً فَجَعَلَ النَّاسُ یَرِدُوْنَ کُلَّمَا فَرَغَتْ زَفَّۃٌ وَرَدَتْ اُخْرٰی حَتّٰی فَرَغَ النَّاسُ ثُمَّ عَمَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی مَا فَضَلَ مِنْہَا فَتَفَلَ فِیْہِ وَبَارَکَ وَقَالَ یَا بِلَالُ اَحْمِلْہَا اِلٰی اُمَّہَاتِکَ وَقُلْ لَّہُنَّ کُلْنَ وَاَطْعِمْنَ مَنْ غَشِیَکُنَّ[۲۴]

یعنی "آپؐ نے حضرت بلالؓ کو بلایا اور فرمایا" اے بلالؓ، میں نے اپنی لختِ جگر کی اپنے چچازاد سے شادی کر دی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ نکاح کے وقت کھانا کھلانا میری اُمت کے لیے ایک سنت بن جائے۔ لہٰذا آپ چار مُد کھانا اور ایک بکری کا گوشت ایک برتن میں ڈال کر لائیے، تاکہ میں انصارؓ اور مہاجرینؓ کو دعوت دے سکوں۔ اور اس کام سے فارغ ہو کر مجھے اطلاع دے دینا۔" حضرت بلالؓ نے آپؐ کے حکم کے مطابق کھانا بنایا اور کھانے کا برتن آپؐ کے سامنے لا کر رکھ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن کے وسط میں ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ لوگوں کو جماعت در جماعت داخل ہونے کو کہیں اور ان میں سے کسی کو بھی خالی نہ جانے دیں۔ لوگ کھانے کے لیے آرہے تھے، جب ایک جماعت کھا کر فارغ ہو جاتی تو دوسری جماعت آجاتی۔ حتّٰی کہ سب لوگ کھانا کھا کر فارغ ہو گئے۔ پھر آپؐ نے بقیہ کھانے میں اپنا لعاب ڈالا اور

[۲۴] رواہ الطبرانیؒ

برکت کی دعا کی۔ پھر حضرت بلالؓ سے کہا کہ اسے امہات المؤمنینؓ کے پاس لے جائیں اور انہیں کہیں کہ وہ خود بھی کھائیں اور جو ان کے پاس آئے اسے بھی کھلائیں۔"

اگرچہ بقول علامہ ہیثمیؒ طبرانیؒ کی مندرجہ بالا روایت کی اسناد میں ایک راوی یحییٰ بن یعلی متروک ہے[۸۳]، لیکن بعض دوسری روایات کی موجودگی اس امر کو تقویت دیتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بوقتِ تزویج حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، دعوتِ طعام کے اہتمام کا حکم دیا تھا۔ حافظ الآجری، قاضی عیاض اور مولانا کرامت علی دہلوی رحمہم اللہ وغیرہ نے اس دعوتِ طعام کو "حضرت فاطمہؓ کے ولیمہ (دَ لِیمَتُهَا)" سے موسوم کیا ہے اور طبرانیؒ نے اس طعام عند النکاح کو امتِ محمدیؐ کی سنت قرار دیا ہے، جیساکہ اوپر ذکر ہوا۔

مولانا کرامت علی دہلویؒ یہاں تک فرماتے ہیں کہ:

"مہمانی عروسی و ولیمہ جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے بتقریبِ نکاح حضرت فاطمہ زہراؓ کے ماثور و منقول ہے۔ چنانچہ اس پر تعامل و تعارف سلف و صالحین سے قرناً بعد قرنٍ چلا آ رہا ہے الخ۔"[۸۴]

اسی طرح مولانا سید میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ فرماتے ہیں:

"... اور دعوت والی دلہن کی دعوت مادیہ میں بھی داخل ہے اور دعوت مادیہ کی دو نوع ہے۔ اگر خاص دعوت اہلِ برات مردمان ناکح کی طرف کی ہوگی تو وہ نقری میں داخل ہے، اور اگر وہ دعوتِ عام ہے تو جفلی میں داخل ہے[۸۵] اور یہ اسامی دعوت کے قرونِ ثلٰثہ و قدماءِ مجتہدین، اعلام و محدثین کرام سے منقول اور نامزد ہوئے ہیں۔ الخ۔"[۸۶]

ان تمام ٹھوس دلائل کی بنیاد پر متقدمین و متأخرین میں سے اکثر و بیشتر اصحابِ شریعت و ماہرانِ سیر و تعاملِ قرونِ ثلٰثہ و واقفینِ موارد کلامِ عرب اس دعوت کی اباحت بلکہ اس کے استحباب کے قائل رہے ہیں۔ چنانچہ مولانا محمد اسحٰق دہلویؒ نہایت صراحت کے ساتھ فرماتے ہیں:

[۸۳] مجمع الزوائد و منبع الفوائد للہیثمیؒ ج ۹ ص ۲۰۷-۲۰۹ [۸۴] سیرت الاحمدیہ [۸۵] فتح الباری ج ۹ ص ۲۴۲ [۸۶] فتاویٰ نذیریہ ج ۲ ص ۳۲۸

"وآنچہ مروج است کہ بعد نکاح والیانِ عروس بمردمان برات طعام میدہند آنہم بطریقِ ضیافت جائز است"[89] یعنی "یہ چیز جو کہ مروج ہے کہ نکاح کے بعد دلہن کے گھر والے برات کے لوگوں کو کھانا دیتے ہیں، تو ایسا کرنا مہمان داری کے طور پر جائز ہے۔"

شیخ حسین بن محسن الانصاری الخزرجی السعدی الیمانیؒ ایک استفتاء کے جواب میں فرماتے ہیں:

"وَالْقَوْلُ بِاَنَّ الطَّعَامَ الْمُتَّخَذَ مِنْ جِهَةِ الَّتِیْ وُجِدَ اَوْ مِنْ جِهَةِ اَهْلِهَا حَرَامٌ بِدْعَةٌ اَوْ مَكْرُوْهٌ قَوْلٌ بَاطِلٌ لَا مُعَوَّلَ عَلَيْهِ بَلْ هُوَ مُخَالِفٌ لِعُمُوْمِ الْاَحَادِيْثِ الدَّالَّةِ عَلٰى وُجُوْبِ الْاِجَابَةِ اِلٰى عُمُوْمِ الدَّعْوَةِ۔ الخ!"[90]

"اور یہ قول کہ وہ کھانا، جو زوجہ یا اس کے گھر والوں کی جانب سے ہو، حرام بدعت یا مکروہ ہے، تو یہ قول باطل اور غیر معقول ہے۔ بلکہ ان احادیث کے عموم کے خلاف ہے جو دعوت کے عمومِ اجابت کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں۔"

اور مولانا سید میاں محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

"... فی الجملہ دعوت دلہن کے مکان پر کھانا مباح ہے اور منع و مکروہ نہیں بلکہ واجب ہے ان کے نزدیک کہ جو "فَلْيُجِبْ" میں امر وجوبی کہتے ہیں۔ علی الاطلاق تو امر "فَلْيُجِبْ" سے اجابت دعوت دلہن کے والی کی واجب ہوگی اور تارک اس کا عاصی اور گنہگار ہوگا ـــ کما فی صحیح البخاری:

"مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ وَهٰكَذَا فِیْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَغَيْرِهٖ ...... یہ محدث اور بدعت نہیں ـــ كَمَا لَا يَخْفٰى عَلٰى مَاهِرِ تَعَامُلِ السَّلَفِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَعَلٰى وَاقِفِ لُغَاتِ الْعَرَبِ۔ الخ"[91]

[89] مسائل اربعین [90] فتاویٰ نذیریہ ج ۲ ص ۲۲۱ [91] ایضاً ج ۲ ص ۳۴۸

اور :

"....جو دعوت، والی دلہن حسبِ مقدرت بلا قرض و بغیر مشقت برضا و رغبت دولہا کے برات کی کریں تو مصیب ہوں گے اور اجابت اس دعوت کی موجب ضیافت اور دعوت روایتِ صحیح مسلم کے مباح اور مستحب بلا نکیر ہوگی۔ اور جن کے نزدیک " فَلْيُجِبْ " سے امر وجوب کے واسطے ہے تو واجب ہو گی۔ جاء الحق وزہق الباطل پھر جو کوئی نادان ازراہ جہالت کے اس دعوت کو حرام جانتے تو وہ احکامِ شرعیہ سے جاہل ہے، اس کے حق میں اعراض عن الجاہلین پڑھنا چاہیئے۔ واللہ اعلم"[۹۲]

جن دلائل کو ہم نے اوپر پیش کرنے کا وعدہ کیا تھا، وہ الحمد للہ تمام ہو چکے اور ثابت ہو چکا کہ اگر والی دلہن بطریقِ شکریہ سبکدوشی فریضۂ تزویج، بقصدِ سرور و ایتلاف و مواخاتِ برادری و موالاتِ اسلامی بلا قرضہ و دوام اور بدون تفاخر و نام آوری اور بغیر ریاء و مباہات، اقرباء و احباب کی دعوت و ضیافت کرے تو ایسا کرنا مشروع و مباح بلکہ مستحب ہے۔

ذیل میں علامہ ابنِ قدامہ المقدسیؒ کی ایک فیصلہ کن عبارت نقل کرتے ہوئے زیرِ نظر مضمون ختم کرتا ہوں :

"پس اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ اس دعوتِ طعام کا شریعت میں کوئی ثبوت موجود نہیں ہے، لہٰذا اس کے اہتمام کرنے والے شخص کے لیے کوئی فضیلت و نیکی نہیں ہے، پھر بھی چونکہ یہ دعوت بہ سبب حادث سرور ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکریہ ادا کرنے کے لیے اور اپنے بھائی بہنوں، دوست احباب اور اعزاء و اقرباء کے اطعام کا ارادہ کرے تو اس کے لیے وہ بہر حال اجر کا مستحق ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!"[۹۳]

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ !

---

۹۲ فتاویٰ نذیریہ ج ۲ ص ۳۴۸

۹۳ المغنی ج ۷ ص ۱۲